ترانے 13

قرآن پکارتا ہے

ام حماد

www.KitaboSunnat.com

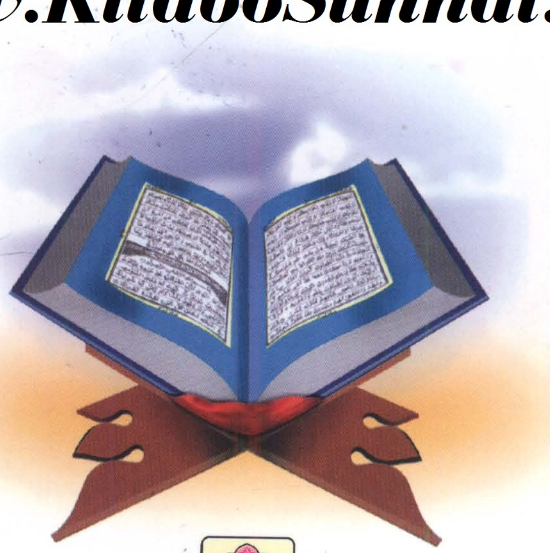

Dar-ul-Andlus

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

50

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

13

قرآن پکارتا ہے

ام حماد

Dar-ul-Andlus

دار الاندلس ®
اسلام کی نشر و اشاعت کا عالمی مرکز
4- لیک روڈ، چوبرجی لاہور، پاکستان
Ph: 92-42-7230549
Fax: 92-42-7242639
www.dar-ul-andlus.com

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ترانے سیریز نمبر 13

نام کتاب

قرآن پکارتا ہے

تالیف

ام حماد

کمپوزنگ .... محمد شفیق
ناشر .... دارالاندلس
قیمت ....

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

دارالاندلس ® اسلام کی نشرواشاعت کا عالمی مرکز
۴۔لیک روڈ، چوبرجی لاہور، پاکستان
Ph: 92-42-7230549 Fax: 92-42-7242639 www.dar-ul-andlus.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن پکارتا ہے

- ❁ ”بیت اللہ کے سائے میں“ 7
- ❁ اللہ کا محبوب کون......؟ 17
- ❁ مبارک اسے جہاد کی جس نے شمع جلائی 22
- ❁ اے میرے حکمرانو! 23
- ❁ جہاد کے شیدائی سعد حارث کی 25
- ❁ علم کے راستے میں شہادت 25
- ❁ والدہ مرحومہ کی یاد میں 32
- ❁ انڈیا، پاکستان بس دوستی کے آغاز پر 34
- ❁ پھولوں کے ہار ملیں تم کو یا 35
- ❁ جوتوں کا تاج 35
- ❁ ”منائے گی قوم جشن آزادی پھر اب کی بار“ 36
- ❁ ایک مجاہدہ کی خواہش 38
- ❁ سعدی تھا سب کا پیارا 55
- ❁ ابو سعد شہید 57
- ❁ پشاور کے پہلے شہید وقار احمد ابو مصعب کی شہادت پر 61

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- ہم کس کی عدالت میں آج اپنی صفائی دیں؟ 62
- اس حاکموں کے حاکم کو اک دن جواب دو گے 64
- ہم اہل پاکستان 66
- یہ کس کا گھر تھا سوچو؟ (سانحہ لال مسجد) 68
- میں پاک سرزمیں ہوں 69
- اے ہلالِ عید تیرا دل کیوں نہ پھٹ گیا؟ 71
- خاکِ وطن کے زیرلب نوحے 73
- پاکستان کی رام کہانی 75
- خودکش حملے 76
- امت کی بیٹیاں تن برہنہ پکارتی ہیں 77
- گردابِ غم میں چھوڑ کر کنارے چلے گئے 79
- ہر برس چاندرات سے پوچھا کرے گی ماں 81
- نکلا تھا گھر سے 82
- جو آپ ہی اپنے پیاروں کو خون میں 84
- نہلائے جاتے ہیں 84
- ہر پھول زخم زخم ہے 86

❀......❀......❀

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ ناشر

((إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ))

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝ يُّصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴾ [الأحزاب : ۷۰، ۷۱]

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سیدھی سچی باتیں کیا کرو تا کہ اللہ تعالیٰ تمھارے کام سنوار دے اور تمھارے گناہ معاف فرما دے اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے گا اس نے بڑی مراد پالی۔''

''قرآن پکارتا ہے'' دارالاندلس کی ترانہ سیریز میں ایک نہایت خوبصورت اضافہ ہے۔ جسے آپا جی ام حماد صاحبہ نے بڑے دل کش اور نہایت منفرد انداز میں پیش کیا ہے، منفرد لہجے کی اسلامی و جہادی شاعری کی اس کتاب کا عنوان، کتاب ہی میں موجود ایک نظم '' قرآن پکارتا ہے...... اٹھو میرا انتقام لو'' سے چنا گیا ہے کہ جو گوانتا ناموبے میں قرآن کریم کی بے حرمتی کے عنوان پر لکھی گئی ہے۔

آپا جی ام حماد صاحبہ جماعت میں ایک معروف نام ہیں۔ اس سے قبل بھی ان کی ایک جہادی نظموں وترانوں پر مشتمل کئی ایک کتب منصۂ شہود پہ آ چکی ہیں اور شائقین سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داد وتحسین وصول کر چکی ہیں۔ یہ کتاب بھی شہداء کے خون گرما دینے والے بابرکت تذکرے سے لبریز ایک اچھوتی کاوش ہے۔

جو اس امید اور جذبے کے ساتھ احباب کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے کہ یہ کتاب بھی عوام میں جہادی شعور بیدار کرنے میں زبردست کردار ادا کرے گی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین!

کتاب کی کمپوزنگ محمد شفیق اور پروف ریڈنگ موصوفہ نے کی ہے۔

دعا ہے کہ کتاب کی تیاری میں جس نے جتنا بھی حصہ ڈالا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے سب کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین۔

ابوالحسن بخاری

معاون مدیر دارالاندلس

۴ ذیعقد ۱۴۲۹ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”بیت اللہ کے سائے میں“

یہ گھر میرے رحمٰن کا کریم کا مہربان کا
یہ گھر ہے میرے رحمٰن کا
یہاں رحمت کی برساتیں ہیں
یہاں بخشش کی سوغاتیں ہیں
خالق جو زمین آسمان کا
یہ گھر میرے رحمٰن کا
یہ مُلک اس کا یہ مِلک اس کی
سب مشرق و مغرب جھلک اس کی
مخلوق ہے جن و مَلک اس کی
ہے جلوہ اس کی شان کا
یہ گھر ہے میرے رحمٰن کا
لبیک ہوں رب واحد میں
تیرا کوئی شریک نہ شاہد میں
تیرا ساجد میں تیرا عابد میں
اقرار ہر ایک زبان کا
یہ گھر ہے میرے رحمٰن کا
ہے کمال یہاں قربانی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیل اللہ کی کہانی کا
وہ چشمہ زم زم پانی کا
کہے قصہ رب کی شان کا
یہ گھر ہے میرے رحمٰن کا
یہاں ہاجرہ جیسی عورت ہے
ماں کیسی اعلیٰ سیرت ہے
ہر مومنہ کی تربیت ہے
ہے سبق یہاں قرآن کا
جنت کے بدلے جان کا
یہ گھر ہے میرے رحمٰن کا
اس گھر کا جو طواف کرے
سب حسب و نسب کو بھول گئے
وحدت کی رسی کو تھامے
تجدید عہد و پیمان کا
یہ گھر ہے میرے رحمٰن کا
نھیں باپ نبی کو رسوا کیا
اللہ کے حکم پر لبیک کہا
ہے اسماعیل کا سارستہ
ہر شکر گزار انسان کا
یہ گھر ہے میرے رحمٰن کا
کریم کا مہربان کا
یہ گھر ہے میرے رحمٰن کا

❀......❀......❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد نبوی ﷺ

جب مسجد نبوی ﷺ کے مینار نظر آئے
تاریخ کے پھر زندہ کردار نظر آئے
جذبات کا طوفاں سا آنکھوں میں اُمڈ آیا
رحمٰن کی رحمت کے آثار نظر آئے
چمکا تھا غریبوں کی قسمت کا ستارہ پھر
پھر جگمگ یثرب کے بازار نظر آئے
ابو بکر و عمر بیٹھے قدموں میں محمد کے
عثمان وعلی حیدر کرّار نظر آئے
تخلیق کیے نقشے پھر کیسے تخیل نے
پھر خالد اللہ کی تلوار نظر آئے
سمعیہ کی شجاعت بھی بوجہل کی سفاکی
میزان اطاعت کے شاہکار نظر آئے
نعلین مبارک سے خون پاک محمد کا
طائف کی گلیوں کے سنگ بار نظر آئے
تاریخ مثال ان کی پیش نہ کر پائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر خندق و موتہ کے ادوار نظر آئے
دن جنگ کے میدان میں تلواروں کی جھنکاریں
شب یاد الٰہی میں بیدار نظر آئے
جالی پر روضے کی عشاق کی جنگ دیکھی
لیکن نہ اطاعت پر تیار نظر آئے
تسبیح میں مگن شب بھر پروانے رسالت کے
دل چند ہی لاکھوں میں بیدار نظر آئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شانِ نبوت

درود و سلام بھیجتا ہے رب جلیل ان پر
کون ومکاں کے باسی جبریل امین ان پر
جس کے حضور کرتے ہیں لعین زباں درازی
انسانیت کے قائد ہیں سالاروہ حجازی
شاہِ امم ہیں خاتم الرسل میرے رسول
مدثر، نذیر طٰہٰ، مزمل میرے رسول
سراجِ منیر بھی ہیں طاہر بشیر بھی ہیں
قرآن کی مجسم مُنزہ تصویر بھی ہیں
محمد کی شان عظمیٰ میں ان کی زباں درازی
لگادیں گے ان کی حرمت پر ہم اپنی جان کی بازی
جو میلی نظر اٹھائے وہ آنکھ پھوڑ دیں گے
ہر دستِ بے ادب کی کلائی مروڑ دیں گے
بو جہل و بو لہب کے بیٹے نہ بچ سکیں گے
ہم دستِ انتقام سے ان کو دبوچ لیں گے
ہے بیعت اپنی موت کے ہاتھوں پہ یاد رکھنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذلّت لکھی تمھارے ماتھوں پر یاد رکھنا
بوٹا لہو سے ہم نے اسلام کا ہے پالا
ہمیشہ رہے گا دینِ محمد ﷺ کا بول بالا
آتا ہے آسمان سے رب کا سلام ان پر
اترا ہے باری تعالیٰ کا سچا کلام ان پر

❀......❀......❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''قرآن پکارتا ہے۔ اٹھو میرا انتقام لو''

(گوانتانامو میں قرآن کریم کی بے حرمتی پر لکھی گئی)

کابل کے کوہساروں سے بغداد کی زمین تک
کشمیر کی فضاؤں سے ارض فلسطین تک
دجلہ، فرات ونیل کے ساحل سے چین تک
زمیں آسمان روئے فلک کے مکین تک
بیتی ہے اک قیامت ٹوٹا ہے ایسا محشر
وائے نصیب دیکھا آنکھوں نے کیسا منظر
ہر آنکھ اشکبار ہے ہر دل ہے سوگوار
رب کریم! نادم ہیں قرآں کے پاسدار
سب تاجدار چپ ہیں اور گنگ ہیں زبانیں
طاغوت کے غلام ہیں مانیں گویا نہ مانیں
ہے سکوت مرگ طاری نہ غمِ زیاں کسی کو
ملامت ہے بزدلی کو امت کی بے حسی کو
ہے وہ ہدیٰ عظیم یہ جبریل لے کے آئے
اس کے حقوق مومن کو اللہ نے خود بتائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول کریم ﷺ مشفق نے اپنا خلق بنایا
امت نے اس کو چھوڑ کر جینے کا ڈھنگ بھلایا
پھیرا جو اس سے منہ تو رسوائیاں کمائیں
کس موڑ پر غفلتیں ہمیں آج لے کے آئیں
تلوار کو اٹھاؤ تو خود کو بچا سکوگے
ورنہ اماں کہیں بھی ہرگز نہ پاسکوگے
قرآن پکارتا ہے اٹھو میرا انتقام لو
رسی اِلٰہ واحد کی مضبوط تھام لو

❀❀❀

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرمتِ رسول ﷺ

(کارٹون بنا کر توہین رسالت کرنے والے صلیبی شیطانوں کے جواب میں)

ناموسِ رسالت پر حملوں کی جسارت ہے
ابلیسی بغاوت ہے تثلیثی شرارت ہے
جاگو اے مسلمانو! اب وقتِ شہادت ہے

ابلیس کے کارندے دیتے ہیں اسے گالی
جو راہبرِ عالم ہے جو شمعِ ہدایت ہے
جاگو اے مسلمانو! اب وقتِ شہادت ہے

قرآن کا دیرینہ ہے قرض ادا کرنا
مومن کے لہو کا ہر قطرہ امانت ہے
جاگو اے مسلمانو! اب وقت شہادت ہے

دامنِ رحمت پر ڈالے جو نظر میلی
نارِ جہنم ہے گستاخ پہ لعنت ہے
جاگو اے مسلمانو! اب وقت شہادت ہے

ہر پور کٹا دینا حرمت پہ محمدؐ کی
ہرگز نہیں ٹوٹے گی یہ اپنی روایت ہے
جاگو اے مسلمانو! اب وقت شہادت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خبیبوںؓ کے بلالوںؓ کے رستوں کے مسافر ہم
قائد اس کارواں کا سالار حرّیت ہے
جاگو اے مسلمانو! اب وقت شہادت ہے
پھر غازی عِلم دیں کو مقتل نے پکارا ہے
اس دین کا افسانہ خون سے ہی عبادت ہے
جاگو اے مسلمانو! اب وقت شہادت ہے
تکبیر کے نعروں سے آفاق کو گرما دو
صیہونی تکبر کی یہ موت کو دعوت ہے
جاگو اے مسلمانو!اب وقت شہادت ہے
گل کر دے چراغوں کو آنسو نہ بہا ساقی
اب تیرے لہو کی اس محفل کو ضرورت ہے
جاگو اے مسلمانو! اب وقت شہادت ہے
تقدیس نبوت پر جانوں کو فدا کردہ
گراں تر ہے دو عالم سے جو تاج بنوت ہے
جاگو اے مسلمانو! اب وقت شہادت ہے

❀......❀......❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کا محبوب کون......؟

(فضیل بن عیاض کے اشعار کا منظوم ترجمہ سعدی شہید رحمہ اللہ کی فرمائش پر)

اے بیت اللہ کے شب بیدارو اللہ کیا فرماتا ہے؟
جو دن بھر روزہ رکھتا ہے اور شب بھر اشک بہاتا ہے
ان تھک جو سجدے کرتا ہے تسبیح سے رب کو مناتا ہے
اللہ کا محبوب وہی ہے رضائے الٰہی پاتا ہے
کون ہے وہ خوش بخت مگر جو اس سے بھی بڑھ جاتا ہے
اللہ جس کے گھوڑے کی ٹاپوں کی قسمیں کھاتا ہے
وہ اشکوں سے منہ دھوتا ہے یہ اپنے خون میں نہاتا ہے
ہجرت کی صعوبت سہتا ہے فرقت کے غم اپناتا ہے
بُنیَانٌ مَّرْصُوْصٌ جو بنتا ہے میدان قتال سجاتا ہے
اور دین حق کے رستے میں پاکیزہ خون بہاتا ہے
جنت کے سچے وعدوں پر گردن کو کٹواتا ہے
عرش معلّٰی پر لٹکی قندیلوں میں بس جاتا ہے
وہ سب سے پیارا اللہ کو یہ اللہ خود بتلاتا ہے

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”ملکہ آسیہ کی شان“

فرعون کے مظالم سہنے نہیں ہیں آساں
الٰہی بنادے جنت میں میرے لیے مکاں

دنیا کے تاج وتخت کی پروا نہیں مجھے
مل جائیں آخرت کی بس کامرانیاں

ظالم نے میخیں ہاتھوں پاؤں میں گاڑ دیں
سن لی خدائے برتر نے مظلوم کی فغاں

تکتی تھی مسکرا کر جب سوئے آسماں
غصے سے کھولتا تھا جابر وہ حکمراں

کہتا تھا ہے بیچاری پاگل یہ بے گماں
کلمۂ توحید سے نہ لیکن پھری زباں

کہتی تھی آسیہ میں اسلام پر مروں گی
مرا پور پور کاٹ دے یا جلادے جسم وجاں

فرعون کیا فکر ہے لے تو میری جاں
وہ سر بلند جذبے وہ عزم شیر مرداں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوش بختیوں میں فخر نسوانیت وہ دلہن
محشر میں وہ رفیقہ آقائے دوجہاں

قرآن پہ کار بند ہوں خاتون مسلماں
موجودہ روش نہیں ہے تیرے شایانِ شاں

❀......❀......❀

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہداء کی ماؤں کا عزم

(۵فروری یوم یکجہتی کا خصوصی پیغام بھارتی غاصبوں کے نام)

بک جانا مفادوں پر گومان لیا تم نے
رستوں کو بدل جانا سیکھا ہی نہیں ہم نے
جھکنا ہی نہیں ہرگز اسلام کے پرچم نے
ہم بیٹیاں خنساء کی یہ بات نہیں گوارا
اے دشمن دیں تو نے کن ماؤں کو للکارا
چڑھتے ہوئے طوفانوں کا رخ موڑنے والی ہیں
بڑھتے ہوئے ہاتھوں کو ہم توڑنے والی ہیں
ہر ایک نگاہ میلی ہم پھوڑنے والی ہیں
دلوانا ہے ظالم سے مظلوم کو چھٹکارا
اے دشمن دیں تو نے کن ماؤں کو للکارا
دشمن کو جہاں پاؤ یکلخت فنا کر دو
یا کفر مٹا ڈالو یا جان فدا کر دو
و قاتلوھم کا حق خوب ادا کر دو
فرمان سناتا ہے مومن! قرآن پیارا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے دشمن دیں تو نے کن ماؤں کو للکارا
ہم اپنے شہیدوں کی بندوقیں اٹھائیں گی

ہاتھوں سے خود اپنے یہ قرض چکائیں گے
ظلمت بھری راتیں پھر روشنی پائیں گی

ہر شے سے ہمیں بڑھ کر ہے دین مبیں پیارا
اے دشمن دیں تو نے کن ماؤں کو للکارا

جو خون کا ہر قطرہ کشمیر میں بہتا ہے
بچہ یا بڑا، بوڑھا جو ظلم یہ سہتا ہے

ہر طوق غلامی کا ٹوٹ کے رہتا ہے
تاریخ گواہی دے مجاہد نہ کبھی ہارا

اے دشمن دیں تو نے کن ماؤں کو للکارا

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبارک اسے جہاد کی جس نے شمع جلائی

نہ تھی دردناک ایسی کبھی عید ہم پہ آئی
اس سال درد و غم کے پیغام جیسے لائی

کس کس کے آنسوؤں کی ہے تجھ میں روشنائی
تو نے ہلال عید پر چمک کہاں سے پائی

خونِ عراق نے بھی ہے بخشی تجھے زیبائی
اس برس ایک سانحہ گزرا عظیم ہم پر

توہینِ کلام پاک کی شاید خبر ہو پائی
کیسا عقل پہ پردہ ہماری پڑا ہوا ہے

ہوتی نہیں دعاؤں کی عرش تک رسائی
روٹھی ہوئی ہیں خوشیاں امت کے آنگنوں سے

اندوہ غم نے سینوں میں آگ سی لگائی
غیروں سے بڑھ کے اپنوں نے ڈھایا ہے ظلم دیں پر

میرے وطن کے حاکمو کیسی یہ بے وفائی
عجلت میں ہم نے اپنا سب کچھ لٹا دیا ہے

آئی نہ کام دانش نہ بچا سکی دانائی
اہل ایماں کے سینوں میں طاغوت کے مقابل

مبارک اسے جہاد کی جس نے شمع جلائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے میرے حکمرانو!

اے میرے حکمرانو! اے گونگے بے زبانو
بے ہوش و گوش مردو، سفاکو، بے ایمانو

اپنے لہو سے اپنے ہاتھوں پہ رنگ سازی
اپنے ہی دامنوں پر یہ نقوش خونبازی

ایماں فروش قاتلو، طاغوت کی زبانو
اے میرے حکمرانو! اے گونگے بے زبانو

کلمۂ توحید والے لٹتے ہیں پٹ رہے ہیں
اسلام کے فدائی معصوم کٹ رہے ہیں

نہ کسی پہ رحم کھاؤ نہ کسی کی بات مانو
اے میرے حکمرانو! اے گونگے بے زبانو

مساجد نمازیوں کے ہیں لہو سے سرخ ہوتی
قرآن حافظوں کی ہیں لاشیں مسخ پڑی

مقدس لہو کی ہولی اے صلیب کے شیطانو
اے میرے حکمرانو! اے گونگے بے زبانو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیلاب خوں رواں ہے زمین آسماں کے اندر
اعضاء بریدہ لاشوں سے کٹے ہوئے ہیں سر
ظلم وستم جبر کے چڑھتے ہوئے طوفانو
اے میرے حکمرانو ! اے گونگے بے زبانو

جو چاہے اب کرو حیاجب نہیں رہی
جلتے شہر کی راکھ پہ بجاتے ہو بانسری
چنگیز اور نیرو کی روش کے پاسبانو
اے میرے حکمرانو ! اے گونگے بے زبانو

محمو داور خالد، طارق، شہاب و قاسم
تاریخ جو سنہری کر کے گئے رقم
صدا دو میری تاریخ کے گزرے ہوئے زمانو
اے میرے حکمرانو! اے گونگے بے زبانو

نمرود و فرعون قاہر کے خبیث پیروکارو
انسان کے لبادے میں چھپے ہوئے درندو
ڈھونڈ و سراغ اپنا، خود کو ذرا پہچانو
اے میرے حکمرانو! اے گونگے بے زبانو

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاد کے شیدائی سعد حارث کی علم کے راستے میں شہادت

تیرا جذبہ شہادت صادق تھا بے گماں
تیرے پاس چل کے مقتل کو آنا پڑا میری جاں
اللہ کے راستے میں تھا، علم کا مسافر
پرجوش تھیں جہاد کی ساری تیاریاں
تو دین کا فدائی تھا جہاد کا شیدائی
ننھے سے دل میں جذبوں کا بحر بیکراں
گھر میں جو دیکھتی ہوں تیری نشانیاں
ہوتا ہے بار بار دل میرا کرچیاں......
دیکھا نہیں کسی نے کیا کھیل موت کھیلی......؟
کیسے کیا شکار میرا شیر سا جواں
تیرے شوخ قہقہے وہ انجمن آرائیاں
کیسی ہے ضرب کاری کیسا ہے امتحاں
رہتا ہے میری آنکھوں میں اشکوں کا اک چراغاں
سفر حیات مجھ کو لگتا ہے رائیگاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کشمیر میں زلزلہ کے مناظر دیکھ کر......

کیوں؟ غضب کا یہ نظارہ دیکھتی ہے زندگی

سروسمن سے اور سبزہ سے چناروں سے سجی
چوٹیوں پر آج ماتم کر رہی ہے زندگی

گنگناتی مسکراتی آبشاروں کے کنارے
آج بے گور و کفن ٹھٹھری پڑی ہے زندگی

کہتے تھے جس کو جنت ارضی جہاں کے لوگ
موت کی آغوش میں واں سو گئی ہے زندگی

غم میں ڈوبے زرد چہرے دل غموں سے چور چور
عید کے دن آنسوؤں میں ڈھل گئی ہے زندگی

بستیاں ٹوٹے کھلونوں کی طرح بکھری ہوئیں
کبھی قلم نہ لکھ سکے گا یوں مٹی ہے زندگی

بلند و بالا کوٹھیاں، زمین نگل گئی جنہیں
ایک جھٹکے میں قضا نے چھین لی ۔ہے زندگی

غم کی ٹیسوں سے ہیں بے کل ہر کسی کے جسم وجاں
فنا کے کس مقام پر آرکی ہے زندگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں ؟نہ غالب آسکی شان کریمی ذوالجلال
کیوں؟ غضب کا یہ نظارہ دیکھتی ہے زندگی

سر کشو یہ سوچ لو ہے عارضی یہ اقتدار
کس کے ہیں کون و مکاں یہ پوچھتی ہے زندگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی غم نے شق کیا تھا کلیجہ زمین کا

بکھری ہیں داستانیں وہاں پر ان گنت بے شمار
اشکوں سے آہوں ، سسکیوں سے فضا ہے سوگوار

ہیں درد وغم کے خوف کے چہروں پہ سائے پھیلے
انسان بے کسی کی ہیں موت کا شکار

دیکھے ہیں سنگدلی کے چشم فلک نے منظر
انساں کی عظمتوں کی ادائیں بھی ہیں ہزار

پہنا ہے زندگی نے یوں موت کا لباس
مزاروں میں ڈھل گئے ہیں سجے ہوئے بازار

کہسار کے کنارے کرتی تھیں رقص پریاں
[illegible] کی وہاں پر اک پکار

گنجان زندگی کا وہ شہر تھا باغ نامی
کہ نگل گئی ہے موت اس باغ کی بہار

جواں نسلیں مٹ گئی ہیں، یکبار گی حشر سے
پہاڑوں تلے دبے ہیں لاشوں کے وہاں انبار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھا تھا کیا انھوں نے میں سوچتی ہوں اکثر
جو پٹخ دیا پہاڑوں نے یوں زندگی کا بار
آبادی کم کرو کے نعرے لگانے والو
اپنی بغاوتوں پر ہو رب سے شرمسار
تھا حسن بالاکوٹ کا عنوان شہدائے سیّدین
ناز مجاہدین ہیں وہ آج بھی مزار
مؤرخ تیرا قلم جب حرکت میں آئے گا
کرے گا رقم ضرور وہ عہد یاد گار

❀❀❀

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیسی ہے عید اب کے کیسا ہلال عید؟

(سعد کی شہادت کے بعد آنے والی عید پر)

فسردہ ملول اداس سا نکلا ہلال عید
نوید خوشی نہ لے کر آیا ہلال عید

کعبے کے پاسبانوں کی بتوں سے آشنائی
کیسی ہے عید اب کے کیسا ہلال عید؟

قرآں نا آشنائی، محمد سے بے وفائی
خدا سے ملو گے کیسے؟ بولا ہلال عید

پوچھا جو حال امت مسلم کی بیٹیوں کا
بس پھر تو پھوٹ پھوٹ کر رویا ہلال عید

ڈوبی ہوئی لہو میں شہیدوں کے ہے زمین
لبادے میں ہے غموں کے لپٹا ہلال عید

بھیگا ہوا افق کا چہرہ ہے آنسوؤں سے
پہلے کبھی نہیں تھا ایسا ہلال عید

کوئی رمق خوشی کی باقی نہیں ہے دل میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیری چمک میں درد انوکھا ہلال عید
زخموں سے چور چور ہیں دل فرقتوں کے مارے

ہے اجنبی سا کھویا کھویا ہلال عید......؟
وہ رونقیں نہیں ہیں وہ مسرتیں نہیں

گزرے دنوں کی یاد میں تڑپتا ہلال عید
خوشبو تھا، روشنی تھا، جگنو تھا یا ستارہ

جو کچھ بھی تھا وہ تجھ سے حسین تھا ہلال عید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدہ مرحومہ کی یاد میں

سورج کے اُجالے میں اندھیرا نظر آئے
ویران مجھے اتنا گھر تیرا نظر آئے

درکھلتے ہی سامنے تو آتی تھی نظر بیٹھی
مُسکا کے مجھے ملتی مل کے دعا دیتی

آواز مری سن کے چہرے پہ چمک آتی
معصوم سے بچے کی مانند چہک جاتی

باتیں وہ جہاں بھر کی دکھ درد زمانے کے
غم امت مسلم میں دن آنسو بہانے کے

یادیں کبھی ماضی کی باتیں وہ جوانی کی
شفقت بھری ممتا کے جذبوں کی روانی کی

ہر سطر معطر ہے ماں تیری کہانی کی
حقیقت ہے عیاں لیکن دنیائے فانی کی

قصے تیری نیکی کے تقویٰ کے عبادت کے
فیاضی، سخاوت کے اخلاق ومروت کے

جانا تیرا دنیا سے اک صُغریٰ قیامت ہے
راضی برضا رہنا اللہ کی مشیت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دکھوں کا سفر بھی تو ہونا تھا تمام آخر
کلمہ طیبہ تھا ہونٹوں پہ کلام آخر
گمان تک نہ مجھے گزرا ہے تجھ سے سلام آخر
موت اٹل سب کا ہے انجام آخر
میں بھول نہ پاؤں گی لمحہ وہ جدائی کا
آخری بار تیرا شکوہ تنہائی کا......

یہ موت بھی کیا شے ہے آتی ہے دبے پاؤں
دھوپ کڑی دے کر ڈھلتی ہے گھنی چھاؤں
کافور سبھی ہوں گے غم مژدۂ جنت سے
امید یہ واثق ہے اللہ کی رحمت سے
جتنے بھی گئے پہلے بچھڑے ہوئے وہ سارے
جنت کے کھلیں درتو مل جائیں سبھی پیارے
روشن ہو منور ہو، پرنور لحد تیری
مقبول کرے ہجرت [1] اللہ الصمد تیری

✈

---

[1] مرحومہ نے وفات سے چند ماہ پہلے مرکز طیبہ مرید کے میں انگلینڈ سے ترک سکونت اختیار کر کے رہائش کی تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انڈیا، پاکستان بس دوستی کے آغاز پر

مہاجر بے آسرا ہے غریب الدیار ہے پھر
کوئی مددگار اس کا نہ غم گسار ہے پھر
زخموں کے پھول چاند چہروں پر سج رہے ہیں
قربانیوں کے رستوں فصل بہار ہے پھر
لٹے پٹے یہ قافلے غموں سے چور چہرے
میری آنکھ نم ہے اور میرا دل فگار ہے پھر
طے کر کے خار زاروں کا سفر جو ہم نے دیکھا
نیچے ہمارے قدموں کے تختۂ دار ہے پھر
اے دوستی کے قافلوں کو گلے لگانے والو
بھڑکا ہوا جہنم سر کو ہسار ہے پھر
کڑی دھوپ میں برستی بدلی بتارہی ہے
موسم یہ کوہساروں کا بے اعتبار ہے پھر
مسلے ہوئے گلابوں کے چہرے ہوئے سوالی
میرے باغباں تو جیتا تو یہ کس کی ہار ہے پھر
اہل کفر کے ہاتھ میں تیری بیٹیوں کے آنچل
تیرا جذبہ حمیت کیوں تارتار ہے پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھولوں کے ہار ملیں تم کو یا
جوتوں کا تاج

پھولوں کے ہار ملیں تم کو یا جوتوں کا تاج
ظلم کی بازی ہار گیا کیا حال ہے؟ بش مہاراج
گرا مجاہد کے قدموں میں تیرے غرور کا تاج
ابوجہل کے بیٹے بول! ہوئے ہیں ٹھیک مزاج
جہنم زار بنایا تو نے میرے گلیوں کوچوں کو
بادشاہ دہشت گردوں کا اے لعنتی سامراج
جلتے ٹینک اور بکتر تیرے زبان حال سے کہتے ہیں
مرد مجاہد کبھی نہیں رہا اسلحہ کا محتاج
قلم کریں گے میرے بچے تیری اکڑی گردن کو
ابھی تو تیرا تخت کریں گے اہل بدر تاراج
کیا آٹے دال کا بھاؤ ہے جان گیا تو آج
پینٹا گون کے قاتل ہیں اب کوڑی کے محتاج
ایمان اور عزت کا پہنائے مومن کے سر تاج
جہاد مٹائے دہشت گردی چلے امن کا راج

❀......❀......❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”منائے گی قوم جشن آزادی پھر اب کی بار“

منائے گی قوم جشن آزادی پھر اب کی بار
مہکے ہوئے چمن سے رخصت ہوئی بہار
چھایا رخ وطن پہ رہے گا یونہی غبار
منائے گی قوم جشن آزادی پھر اب کی بار

وہ رونقیں مساجد مدارس کی کیا ہوئیں
سجود و قیام میں ہیں ندیاں لہو کی بہتیں
زندانوں سے آرہی ہے آہوں کی پھر پکار
منائے گی قوم جشن آزادی پھر اب کی بار

جبر وستم نے ہر سو ڈیرے جما لیے ہیں
دشمن نے میرے گھر میں ٹھکانے بنا لیے ہیں
ہے گرم ہر طرف اک ظلم کا بازار
منائے گی قوم جشن آزادی پھر اب کی بار

آزادیاں ہماری سلب ہو کے رہ گئیں
سیلاب غم میں خوشیاں سب دل کی بہہ گئیں
نچاتا ہے غافلوں کو یہ کون ساخمار
منائے گی قوم جشن آزادی پھر اب کی بار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین مبیں کا مضحکہ اڑاتے ہیں حکمران
اسلام سے بغاوت کا ہر روز ہے اعلان
غیرت کو رکھ دیا ہے ہم نے سر بازار
منائے گی قوم جشن آزادی پھر اب کی بار

نمرود چیختے ہیں فرعون دھاڑتے ہیں
قارون سے درندے ہر سو چنگھاڑتے ہیں
خنجر گڑے ہوئے ہیں سینوں کے آر پار
منائے گی قوم جشن آزادی پھر اب کی بار

اس دردِ لا دوا کا درماں کرے گا کون
یا رب ہماری مشکلیں آساں کرے گا کون
لاشوں کے میرے شہروں میں ہیں لگ رہے انبار
منائے گی قوم جشن آزادی پھر اب کی بار

اسلام کا قلعہ پھر بنادے میرے وطن کو
روٹھی ہوئی بہاریں لوٹا دے مرے چمن کو
ہم تیری رحمتوں پہ کرتے ہیں انحصار
منائے گی قوم جشن آزادی پھر اب کی بار

❀......❀......❀

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مجاہدہ کی خواہش

اس موت کی خواہش ہے مجھ کو جو مقام شہادت دلوادے
وہ جام لگاؤں ہونٹوں سے جو باغ عدن میں پہنچادے
وہ موت کہ جس کی میرے نبی ﷺ نے آپ دعائیں مانگی تھیں
ہو غسل و کفن کا تکلف اور نہ میت کو کوئی کاندھا دے
حساب کتاب نہ مشکل ہو بس فوری سامنے منزل ہو
تجھے خوشخبری ہے بخشش کی کوئی نوری مجھ کو بتلا دے
تو میرے لطف و کرم کے باعث جنت کی حق دار ہوئی
ہے آرزو، میرا خالق مجھ سے راضی ہو کر فرما دے
تیرے سارے گناہوں کے اوپر پڑا شوق شہادت کا پردہ
مجھے حُبِّ نبی ﷺ کے صدقے میں رب حشر میں ان سے ملوادے

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ایک معرکے میں تین سو کافروں کو مردار کرنے والے جری کمانڈر ابومسلم جرار شہید کے نام)

سچ مچ مسلم جرار تھا وہ

نام کا ہی جرار، نہیں سچ مچ مسلم جرار تھا وہ
بنئے کی بزدل فوجوں کے سر، پر ننگی تلوار تھا وہ
نہیں تھنہّ منڈی کی وادی بھولے گی اس کی یلغاریں
سیف اللہ تھا یا غزنوی تھا دستِ حیدر کرّار تھا وہ
سچ مچ مسلم جرار تھا وہ

وادی کے جہنم زاروں میں وہ مشفق راہ پر غازیوں کا
سنت کی ڈگر پہ چلنے والے قافلوں کا سردار تھا وہ
سچ مچ مسلم جرار تھا وہ

تھی قابل رشک محبت اس کی اللہ سے اور محمد سے
کتنا اعلیٰ کردار تھا وہ اور کیسا خوش گفتار تھا وہ
سچ مچ مسلم جرار تھا وہ

جو دشمن اس سے ٹکرایا یہ راز سمجھ نہ پھر پایا
اک شاہین بے تاب تھا وہ یا اسپِ (گھوڑا) برق رفتار تھا وہ
سچ مچ مسلم جرار تھا وہ

---

❶ تھنہّ منڈی کے علاقے میں انھوں نے یادگار معرکے برپا کیے اور کافروں کو بھاری جانی، مالی نقصان سے دوچار کرکے بوکھلا دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دل ڈوبنے لگتے تھے ہندو فوجوں کے سن کر نام اس کا
دہشت کی ایک علامت تھا اور موت کی ایک پکار تھا وہ
سچ مچ مسلم جرار تھا وہ
اے قاتلو کتنے مسلم اس کے پیچھے آنے والے ہیں
ہیں بے کل اس کی فرقت میں وہ جن کا پیارا یار تھا وہ
سچ مچ مسلم جرار تھا وہ
دن معرکوں میں کٹ جاتا تھا ور راتیں یاد الٰہی میں
یوں راہ حق میں ہر لمحہ کٹ مرنے کو تیار تھا وہ
سچ مچ مسلم جرار تھا وہ
کہہ دینا قاتل سے اسکے وہ ہم سے جدا ہے بے شک ہے
جا پہنچا بزم شہداء میں کب سے بے قرار تھا وہ
سچ مچ مسلم جرار تھا وہ
اس شیر خدا کی شہادت پر تبریک ہو اس کے پیاروں کو
تبریک ہو رشتہ داروں کو اس رتبے کا حق دار تھا وہ
سچ مچ مسلم جرار تھا وہ
نام کا ہی جرار نہیں سچ مچ مسلم جرار تھا وہ
بنئے کی بزدل فوجوں کے سر پر ننگی تلوار تھا وہ

❀......❀......❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"معہد العالی"

(زید حارث کے فارغ التحصیل ہونے پر)

عزم وعمل کی راہ کے اے طالبان سرفروش
دنیا ہے قوم خفتہ کو اک ولولہ خروش
اک سفر ہے تمام تو اک سفر کا آغاز
نئی منزلوں کی جانب تمھاری ہے تگ وتاز
نفاذ قرآن وسنت کے عہد کو یاد رکھنا
ہر اک محاذ پر ہے جاری جہاد رکھنا
ہیں غم خوشی کے جذبے کچھ یوں ملے جلے سے
ہونٹوں پہ مسکراہٹ تو آنسو بھی ڈھل رہے
برسوں رہے ہیں مل کر جدائی کا مرحلہ ہے
مل کر بچھڑنا ایک دنیا کا سلسلہ ہے
ابدی ملن ہے جنت کا یہ اعتقاد رکھنا
ہر اک محاذ پر ہے جاری جہاد رکھنا
قلم سے زبان سے نفس کے شیطان سے
درپیش ہے مقابلہ جابر سلطان سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ دعوت وجہاد کا منہج عظیم منہج
دینا معاشرے کو ہے عمدہ تعلیم منہج
اسے سر بلند رکھنا اسے زندہ باد رکھنا
ہر اک محاذ پر ہے جاری جہاد رکھنا
تھے ہم سفر تمھارے وہ عزیمتوں کے راہی
گئے مقتلوں کی جانب بنے دیں کے سپاہی
یہی منزل مراد مومن سکھا گئے ہیں
اپنے لہو سے راستے روشن بنا گئے ہیں
ان کا بھی قرض تم کا چکانا ہے یاد رکھنا
نفاذ قرآن وسنت کے عہد کو یاد رکھنا
ہر اک محاذ پر ہے جاری جہاد رکھنا

❀......❀......❀

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”شہداء کی ماؤں کا عزم“

بک جانا مفادوں پر گومان لیا تم نے
رستوں کو بدل جانا سیکھا ہی نہیں ہم نے
جھکنا ہی نہیں ہرگز اسلام کے پرچم نے
ہم بیٹیاں خنساء کی یہ بات نہیں گوارا
اے دشمن دیں تو نے کن ماؤں کو للکارا

ھتے ہوئے طوفاں کا رخ موڑنے والی ہیں
ھتے ہوئے ہاتھوں کو ہم توڑنے والی ہیں
ایک نگاہ میلی ہم پھوڑنے والی ہیں
دلوانا ہے ظالم سے مظلوم کو چھٹکارا
اے دشمن دیں تو نے کن ماؤں کو للکارا

ن کو جہاں پاؤ یکلخت فنا کردو
کفر مٹاڈالو یا جان فدا کردو
اِقتلوُ ھُمُ کا حق خوب ادا کردو
فرمان سناتا ہے مومن ! قرآں پیارا
اے دشمن دیں تو نے کن ماؤں کو للکارا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم اپنے شہیدوں کی بندوقیں اٹھائیں گی
ہاتھوں سے خود اپنے یہ قرض چکائیں گی
ظلمت بھری راہیں پھر روشنی پائیں گی

ہر شے سے ہمیں بڑھ کر ہے دین مبیں پیار
اے دشمن دیں تو نے کن ماؤں کا للکارا

جو خون کا ہر قطرہ کشمیر میں بہتا ہے
بچہ یا بڑا ، بوڑھا جو ظلم یہ سہتا ہے
ہر طوق غلامی کا ٹوٹ کے رہتا ہے

تاریخ گواہی دے مجاہد نہ کبھی ہارا
اے دشمن دیں تو نے کن ماؤں کو للکارا

❀......❀......❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دہشت گرد کون......؟

میری جوان بیٹی میرے سامنے لٹی تھی
معصوم بہن میری میرے سامنے کٹی تھی
میری ضعیف ماں چکرا کے گر پڑی تھی
کافر کی ٹھوکروں سے میرے سامنے پٹی تھی
میں بد نصیب مسلم ہوں فلسطین کا میں باسی
تلوار ہے یہودی کی میرے لہو کی پیاسی

تالے پڑے ہوئے ہیں میری مسجدوں کے در پر
ہندو بنا رہے ہیں ڈھا ڈھا کے ان کو مندر
قرآن کو جلاتے ہیں ہر روز یہ ستم گر
میرے شیر خوار بچوں پہ قیامتوں کے منظر
میں ہوں بدنصیب مسلم بھارت کا ہوں میں باسی
تلوار ہندوؤں کی میرے لہو کی پیاسی

چیچن سے تا عراق ہے زمین تنگ مجھ پر
اللہ کا نام لینا باعث ننگ مجھ پر
ہرطرف سے برستے ہیں بارودی سنگ مجھ پر
پیاروں کے خوں کا ہر دم گرتا ہے رنگ مجھ پر
ہے دہشت گرد ہر اک بلادکفر کا باسی
تلوار ملحدوں کی میرے لہو کی پیاسی'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''محمد بن قاسم کی مسجد میں کھڑے ہو کر''

(سندھ کے شہر اروڑ میں)

حفظ حقوق انسان کا اعلان بن کر آیا
مومن کا بھائی مومن کی پہچان بن کر آیا

دیبل کے ساحلوں تک قرآن کو پھیلایا
باب السلام جس نے آ کر تھا سندھ بنایا

اسلام کے علم کو وہ چلا بلند کر کے
نکلا تھا گھر سے موت شہادت پسند کر کے

ہیبت سے جس کی سینے سمندر کے پھٹ گئے تھے
اور کوہ ودشت جس کے رستے سے ہٹ گئے تھے

ظلم وستم کے تختے یکسر الٹ گئے تھے
وہ نصرت الٰہی کے بل پہ ڈٹ گئے تھے

کوئی نہیں تھا بڑھ کر جوان کو روک دیتا
کس کی مجال تھی کہ جو ان کو ٹوک دیتا

اک بہن کی صدا پر طوفان بن کے آیا
وہ انتقام غیرت کی زبان بن کے آیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن خلق سے گلشن ایسا تھا پھر سجایا
جدائی نے اس کی دشمن کو بھی لہو رلایا

دیبل کے ساحلوں کو ہے انتظار اس کا
مطلوب سومنات ہے پھر کاری وار اس کا

❀......❀......❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الوداعی کلام برائے مجموعہ ابو ہریرہ

(سعد شہید فارغ التحصیل ہونے سے تین ماہ پہلے شہید ہوگیا یہ اس کا مجموعہ تھا)

تقریب الوداعی ہے بتریک الوداعی بزم ابی ہریرہ
تھامے قرآن وسنت کا یہ کارواں پھریرہ

راہ علم سے عمل کی منزل کو ڈھونڈنا ہے
اے دین کے مسافرو! ساحل کو ڈھونڈنا ہے

دنیا بنی ہوئی ہے مقتل سنبھل کے چلنا
اسلام پر پڑی ہے مشکل نہ پیچھے ہٹنا

تلوار کے قلم کے میداں سنبھالنے ہیں
چڑھتے جو آ رہے ہیں طوفان ٹالنے ہیں

مبارک علم کا جو ہر تم نے جو پا لیا ہے
سویا ہوا مقدر اپنا جگا لیا ہے

تمھاری جوان ہمتیں چکائیں گی قرض سارے
ہاں ہاں یہی ذہانتیں نبھائیں گی فرض سارے

جلانے ہیں اپنے خون سے دیں کے چراغ تم نے
مٹانے ہیں دامنوں سے ذلت کے داغ تم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمانہ ہے منتظر تم لاؤ گے انقلاب
تاریکیوں کے رخ سے ہٹاؤ گے تم نقاب

مبارک اساتذہ کو محنت وہ جاں فشانی
لگاتے رہے نہالوں کو اپنے لہو کا پانی

تمھارے لہو میں شوق شہادت کو بھر دیا ہے
کردار میں شرافت کا نگینہ جڑ دیا ہے

یہ جامعۃ العالی یہ علم کا گہوارہ
شاد و آباد رکھے اس کو خدا ہمیشہ

رہیں دعوت وجہاد کے پرچم اڑان پر
چوکس رہیں شاہین ہمیشہ چٹان پر

جن کے چمکتے چہرے بزم کو سجا رہے ہیں
مسرور و خوش مجاہد کیا مسکرا رہے ہیں

شاید کسی کو یاد وہ پیارے بھی آ رہے ہیں
وہ ہم نشیں جو محفل سے بچھڑ کے جا چکے ہیں

جن کی مسرتوں کو حوادث نگل گئے ہیں
جو فنا کی منزلوں سے آگے نکل گئے ہیں

بڑی خواہشیں تھیں آج کے دن کی بڑے تھے ارماں
مولا کے فیصلوں میں نہیں ہے دخیل انساں

اللہ کے راستوں میں آسودہ خاک ہیں جو
کشمیر کے مزاروں میں آلودہ خاک ہیں جو

طیبہ کے شہر خامشی میں پنہاں ہے اک ستارا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا سعد نام جس کا وہ رفیق سب کا پیارا
شہادت کی شب تھی خواہش مجھے آخری سنائی
لکھنا ہماری رخصت پہ اک نظم الوداعی

سجیلا جواں مجاہد ذہانت تھی لاجواب
اور ہنستا مسکراتا رخصت ہوا شتاب
امانت ہیں اس کے وعدے پیغام یاد رکھنا
دعاؤں میں تم ہمیشہ وہ نام یاد رکھنا

گزر و قریب سے گر تو دعائیں کرتے جانا
ذرا دیر رک کے مرقد پہ دعائے خیر کرنا
شہادت کی آرزو تھی جنت میں جا بسا ہے
ماں نے بھی اپنا آخری پیماں نبھادیا ہے

ہریرہ کے نوجوانو! ہو نیا سفر مبارک
نئے عزم وحوصلے نئے بال وپر مبارک

❀......❀......❀

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پھر بھی ہوں مسلماں

گرتا ہے میرے سر پر ہر روز آسماں
سلامت رہی ہے عزت آزادی نہ میرا قرآں
وہ تار تار چادروں میں سسکتی بیٹیاں
میں پھر بھی ہوں مسلماں ہاں پھر بھی صاحب ایماں

آنچل ہیں میری بہنوں کے زخم زخم جہاں میں
ہے محیط اک طویل شام الم جہاں میں
مقفل ہوئیں مساجد معدوم ہے اذاں
میں پھر بھی ہوں مسلماں ہاں پھر بھی صاحب ایماں

اُسوۂ نبی ﷺ کا چھوڑا اللہ سے ناطہ توڑا
صلیبی سے اتحاد کا رشتہ ہے ہم نے جوڑا
ایماں کھوچکے ہیں امت کے حکمراں
میں پھر بھی ہوں مسلماں ہاں پھر بھی صاحب ایماں

لٹتی ہیں میری پھول سی افغان بیٹیاں
میرے دل میں جل بجھے ہیں سینے کے سارے ارماں
آتی ابو غریب سے سنائی نہ دے فغاں
میں پھر بھی ہوں مسلماں ہاں پھر بھی صاحب ایماں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روتا ہے خوں میرا دل چلیں غم کی آندھیاں
میرے کوچہ وبازار میں ہے محورقص شیطان
میرے گھر میں اڑ رہی ہیں شرافت کی دھجیاں
میں پھر بھی ہوں مسلماں ہاں پھر بھی صاحب ایماں

با ریش ہوں میں غازی ہوں روزہ دار ہوں
دیتا ہوں زکوٰۃ حاجی ہوں شب بیدار ہوں
عاجز مگر ہیں پردے سے میری بیٹیاں بہوئیں، بیٹیاں
میں پھر بھی ہوں مسلماں ہاں پھر بھی صاحب ایمان

گراتا ہوا یہ مسلم کے خرمن پہ بجلیاں
صلیبی علم اٹھا کر نکلا ہے گھر سے شیطان
اس کی لپیٹ میں ہے اسلام کا گلستاں
میں پھر بھی ہوں مسلماں ہاں پھر بھی صاحب ایماں

❀......❀......❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عامر چیمہ جسے شہادت نے امر بنادیا

عامر جسے شہادت نے امر بنادیا
حُبِّ رسول ہاشمی کا جرعہ پلادیا
کرتی ہے رشک دنیااس کے نصیب پر
نعرۂ حق لگایا جس نے صلیب پر
جاں نثار امت نے لرزا دیا کفر کو
جاں دے کے اس نے آج بتلادیا کفر کو
شان رسول عربی پہ نقب لگانے والے
رسوائیاں کمائیں گے حق کو چھپانے والے
فدائی میرے محمدﷺ کے ہیں پاسبان اس کے
امانت ہے آسمانی یہ قدردان اس کے
اپنا لہو بہا کر اس کو بچائیں گے ہم
کر کے عدو کو خائب و خاسر لوٹائیں گے ہم
جس نے نبیﷺ کی حرمت کے حق کا شعور پایا
اسی نے ہے سر کٹایا اسی نے لہو بہایا
تو نے نبیﷺ کی امت کا قرض گراں چکایا
تیرے لہو کے رنگ نے اسلام کو سجایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندان میں کفر کے تیری یہ حق منا دی
خبیب رضی اللہ عنہ و بلال رضی اللہ عنہ کی ہے یاد پھر دلا دی
تحسین تیری جرأت پہ شہید محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم
عطا ہو سبھی جوانوں کو عقیدتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

❀......❀......❀

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعدی تھا سب کا پیارا

سعدی تھا سب کا پیارا
سب کے دلوں کی ٹھنڈک
سب کی نظر کا تارا
شکایت نہ کوئی جھگڑا
نہ کسی سے کوئی شکوہ
معصوم بے خطا تھا
ہر فن کا آشنا تھا
کیوں اپنی جان ہارا
سب کی نظر کا تارا
وہ ہنستا مسکراتا
ہر اک کا دل لبھاتا
جاں سے گزر گیا وہ
جنت میں جا بسا وہ (ان شاء اللہ)
یہ قرض زندگی کا جلدی بہت اُتارا
سب کے دلوں کی ٹھنڈک
سب کی نظر کا تارا
سعدی تھا سب کا پیارا

❀......❀......❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیاری تھی نیند تم کو

بلبل چہک کے شاخ پہ اُڑتا ہے جس طرح
ہر دل میں زخم دے کر بچھڑے ہو اس طرح
ہنستے ہوئے چمن کو ویران کر گئے ہو
مسرور محفلوں کو سنسان کر گئے ہو
کس کی خطا تھی ایسی دکھائی جو بے نیازی
جیسے قفس میں شیر نے ہاری ہو جاں کی بازی
پلکوں پہ اشک بن کر جگنو چمک رہے ہیں
لڑی موتیوں کی بن کر مسلسل دمک رہے ہیں
پیاری تھی نیند تم کو سرشام سو گئے ہو
ابھی آرہا ہوں کہہ کر تا حشر کھو گئے ہو

❀......❀......❀

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو سعد شہید

ابو سعد کی شہادت گھرانے کی ہے سعادت
خطروں سے کھیلنا تھی بچپن سے اس کی عادت
نہیں مانگتی دعائے شہادت میرے لیے
غازی کو اپنی ماں سے ہمیشہ رہی شکایت
وادی میں خوب دشمن پہ بٹھائی اس نے دہشت
کرتا رہا وہ بیٹے کی خوب ہی مرمت
اس کم سنی میں بھائی اللہ کو یہ شجاعت
اسے لے گئی آغوش میں سمیٹے خدا کی رحمت
گھر میں تھا انتظار پیاروں کو اس کا لیکن
تھی اس کے انتظار میں رب کی حسین جنت
یہ جواں شہادتوں کے صدمات کتنے دیکھیں
دکھائے فتح کا لمحہ اب ہم کو تیری قدرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے پیارے لختِ جگر سعد

جنگل کی آگ بن کر تیری خبر گئی ہے
ہر سوگوار دل پر بجلی سی گر گئی ہے
کیسی کڑی قیامت تھی دل پہ گزر گئی ہے
لگتا ہے کوئی برچھی دل میں اتر گئی ہے
تو سو گیا ہے موت کی آغوش پر سکوں میں
کہاں نیند میری آنکھوں سے روٹھ کر گئی ہے
سفاک ہاتھ کتنے ہیں بے دردموت کے
تیری پھول سی جوانی لحد میں اتر گئی ہے
بھر پور زندگی کی امنگ سے جواں بدن
یک لخت موت اس میں سناٹے بھر گئی ہے
مجھ کو گماں نہیں تھا کہ اس کی سحر نہ ہو گی
میرے غم کدے میں آج جو شب ہجر گئی ہے
تیرا جشن الوداعی نہ کبھی بھلا سکوں گی
ہوا تیری خوشبوؤں کو تقسیم کر گئی ہے
چھینی ہے جس نے تیرے ہونٹوں سے مسکراہٹ
گولی وہ میرے دل میں گویا اتر گئی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیری شرارتوں سے آباد گھر تھا میرا
بے وقت کی جدائی ویران کر گئی ہے
چھوٹی عمر میں تیرے عزائم بڑے بڑے تھے
کر کے تجھے شکار کوئی بدنظر گئی ہے

جینا بھی دل فریب تھا مرنا بھی ہے عجیب
تیری داستان قریہ قریہ بکھر گئی ہے
تیرے ہم سفر رفیق اور تیرے ہم نشیں
حیراں ہیں مذاق کیسا تقدیر کر گئی ہے

ہمارے غموں کا کیا ہے یہ غم تو عارضی ہیں
ننھے شہید تیری قسمت سنور گئی ہے

(ان شاء اللہ)

❀......❀......❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک نصیحت دوران تعلیم سعد شہید کے نام لکھی

خون جگر سے جلتا یہ چراغ نہ بجھ جائے
میرے لعل آنچ دینِ اسلام پر نہ آئے

دنیا سے پیار ایسا ہر گز نہ پالنا تم
دل آخرت کے مشکل رستوں کو بھول جائے

اللہ کا خوف ہر دم دل میں بسا کے رکھنا
ہے تجھے میری نصیحت شیطان نہ پاس آئے

فانی ہے زندگی نہ کھانا فریب اس کا
شہادت کے راستوں سے واپس قدم نہ آئے

ایماں رہے سلامت تو سلامتی ہے تیری
کہیں کا نہیں رہے گا جو متاع نہ یہ بچائے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پشاور کے پہلے شہید وقار احمد ابومصعب کی شہادت پر

وہ وقار دین بن کر شہادت کو پانے والا
وہ اپنے خاندان کی عزت بڑھانے والا
سارے شہر کو اس کی شہادت پہ ناز ہے
قربانیوں کا راستہ سب کو دکھانے والا
اللہ کے راستے میں پیاروں کو چھوڑ کر
ہنس ہنس کے وہ جدائیوں کو گلے لگانے والا
ایمان کی حرارت سے دل کو جلانے والا
جذبوں کی روشنی سے رستے سجانے والا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم کس کی عدالت میں آج اپنی صفائی دیں؟

اقصیٰ کے میناروں کی آہیں نہ سنائی دیں
اشکوں میں بجھے شعلے سینوں میں دہائی دیں

آل از رائٹ کی رٹ جاری رہے ہر دم
گرتی ہوئی لاشوں کی قطاریں نہ دکھائی دیں

ناکردہ گناہوں کی سزا دار و رسن ٹھہری
ہم کس کی عدالت میں آج اپنی صفائی دیں؟

مساجد کو گراتے ہیں مدارس کو جلاتے ہیں
"کعبے کے محافظ" ہم دن رات دہائی دیں
یہ جشن بہاراں کیوں اجڑے ہوئے گلشن میں

خزاں پوش ہیں برگ و گل کیونکر نہ دکھائی دیں
یہ جھوٹے مداری سچ ہرگز نہیں سن سکتے

ساون کے ان اندھوں کو حقائق نہ سجھائی دیں
مذمّم ہیں مذلّل ہیں ناموں کے مشرّف ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو خیر کے رستوں پر تحریک برائی دیں
یا رب کوئی عیسیٰ پھر اتریں میری دھرتی پر

مردہ دل امت کو نفسِ مسیحائی دیں
رکھتے ہوئے آنکھیں بھی جو دیکھ نہیں سکتے

اے خالقِ کُل ان کی آنکھوں کو بینائی دیں
تاریخ گواہی دے ہر دور کی ظلمت میں

ایمان کے خوگر ہی خوں کی روشنائی دیں
آئیں پھر حق والے سر رکھے ہتھیلی پر
الحاد کے چنگل سے جو ہم کو رہائی دیں

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حاکموں کے حاکم کو اک دن جواب دو گے

کب تک ظلم کرو گے آخر حساب دو گے
اس حاکموں کے حاکم کو اک دن جواب دو گے

سکھلاؤ زندگی کو آداب بندگی کے
یا انسانیت کشی کا یونہی نصاب دو گے

کاٹو گے تم زبانیں کب تک صداقتوں کی
الزام سچ کو جھوٹو بزورِ خطاب دو گے

صدیوں نہ کوئی جن کی سیاہی کو دھو سکے گا
تاریخ کو تم ایسا تاریک باب دو گے

فصلیں سروں کی کاٹیں گی درانتیاں امن کی
اسلام کی زمینوں کو خون کا سیلاب دو گے

وہ خواب بانٹتے ہو تعبیر نہ ہو جن کی
تشنہ لبوں کو صحرا میں چمکتے سراب دو گے

جو آج بو رہے ہو رہے یاد کاٹنا ہے
اہل چمن کو خون میں بھیگے گلاب دو گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس ظلمتوں کی رات کے چرنوں کی بھینٹ کب تک
مرے آفتاب دو گے مرے ماہتاب دو گے

اہل ستم کو پرچم بنانے کے واسطے
میری بیٹیوں کے نوچ کر رخ سے نقاب دو گے

بنا ڈالا ہے وطن کو تم نے تو نیلام گھر
کیسی سحر نکالو گے؟ کیا انقلاب دو گے؟

آخر تو کوئی آئے گا ضربِ کلیم لے کر
فرعون کے گما شتو کب تک عذاب دو گے

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم اہل پاکستان

ہم کون ہماری کیا پہچان
اپنے گھر کو آگ لگائیں اہل پاکستان
اپنے خون میں رنگین ہاتھ
چاک اپنے دامان
چور نشے میں شہرت کے
جاہ پرست انسان
جھلک دکھائیں روٹی کی
لوٹیں پھر ایمان
معصوموں کو مرواتے ہیں
گمراہ سیاستدان
اللہ کے گھر ڈھیر ہوئے
روتا ہے قرآن
عفت، عصمت آزادی
خطرے میں مال اور جان
طاغوتی پرچم کا رکھوالا
آج کا مسلمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنتے ہو رشدی شیطان
پھر بکتا ہے ہذیان
کوئی نہیں جو کاٹے
اس کی گندی زبان
چھرا لے روشن خیالوں سے
یا رب! میرا پاکستان

❀❀❀

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کس کا گھر تھا سوچو؟(سانحہ لال مسجد)

رحمٰن سے بغاوت کا اعلان کر دیا ہے
کیا غضب تو نے جابر سلطان کر دیا ہے
اکیلا نہیں جہنم کا حق دار اے ستم گر
برباد تو نے کتنوں کا ایمان کر دیا ہے
بے درد تیرے سورما چڑھ دوڑے مسجدوں پر
ہاتھوں سے نذرِ آتش قرآن کر دیا ہے
قرآن پڑھنے والے معصوم کر کے چھلنی
تسخیر تم نے کون سا میدان کر دیا ہے
برپا کیا ہے تم نے پھر ایک کربلا
غم ناک جو زمیں آسماں کر دیا ہے
آشوب شہر سنانے کو تاب قلم نہیں ہے
صدمے نے میرے دل کو ہلکان کر دیا ہے
چادر لہو کی اوڑھ کر اتری ہے آج شام
اور لال اس لہو سے گلستان کر دیا ہے
مردہ ضمیر لوگو یہ کس کا گھر تھا سوچو؟
تکبر کے جو نشے میں ویران کر دیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پاک سرزمیں ہوں

میں پاک سر زمیں ہوں اجڑا چمن ہوں میں
پہچانو مجھے تمھارا پیارا وطن ہوں میں

نیلام میرے اپنوں نے کر ڈالی میری عصمت
اسلام کے قلعے میں خود بے وطن ہوں میں

میرے چار سو محیط ہے ایک سرخ آندھی
اپنے لہو کی آنچ میں جلتا بدن ہوں میں

زمیں سے ہے تا فلک آہ و فغان کا شور
ساقی نے جس کو لوٹا وہ انجمن ہوں میں

اپنوں کے ہاتھ سے جو ہوا چاک بار بار
معصوم بیٹیوں کا وہ پیراہن ہوں میں

جھکا لو نگاہیں اپنی میری طرف نہ دیکھو
اے میرے ہم نشینو ! عریاں بدن ہوں میں

میری دھڑکنیں تھکن آلود جاں بلب ہیں
جو جیت کر بھی ہارا وہی کوہکن ہوں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود سے سوال کر کے خود کو تلاش کر لو
فرنگی ہوں سامراجی یا برہمن ہوں میں

بسمل ہجوم دوستاں کڑی دھوپ کا سفر ہے
غم سے نڈھال ہو کر بھی سایۂ فگن ہوں میں

❀❀❀

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے ہلالِ عید تیرا دل کیوں نہ پھٹ گیا؟

موجِ خوں گزر گئی ابر دھوئیں کا پھٹ گیا
آ دکھاؤں ہم نشیں کون کون کٹ گیا

ٹوٹے بازو، ہاتھ، پاؤں، سر کسی کا پھٹ گیا
کس کے دل کا تھا سکوں جو بے قصور کٹ گیا

آشوب شہر بے دریغ پھیلتا چلا گیا
ہنگامہ حیات ایک آن میں سمٹ گیا

طوفان برستی گولیوں کا ہر طرف سے یوں بڑھا
بے گناہ ہجوم اپنا راستہ پلٹ گیا

بزم دوستاں لٹی بجھے چراغ اس طرح
بدی کی راہ روکتا سنگ راہ سے ہٹ گیا

ناحق بہا کے خون جو منا رہے ہیں یوں جشن
خبر نہیں ایمان کا گراں اثاثہ لٹ گیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کی حق پرستیوں کی بازگشت ہے امر
پھر ایک اور کارواں کربلا میں کٹ گیا

پھن پھیلائے ظلم کا خونخوار اژدھا
پاک سر زمین کے وجود سے لپٹ گیا

باغباں کی دیکھ کر چمن میں چیرہ دستیاں
اے ہلالِ عید تیرا دل کیوں نہ پھٹ گیا ؟

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاکِ وطن کے زیرلب نوحے

عید آ کر گزر گئی لیکن
ویران آنگنوں میں مسرت کی کوئی کرن نہ جاگی
امید کی کوئی ننھی کونپل نہیں پھوٹی
ویران دلوں اجاڑ آنکھوں سے
بچھڑے ہوئے پیاروں کی راہیں تکتے
اداس لوگ سوال کرتے رہے
اے ماہِ عید ہم روئیں کہ مسکرائیں
تو کیا خبر لے کے آیا......؟
جلتے ہوئے گلشن میں خزاں رسیدہ شجر
سوکھے پتے، ویران شاخیں
گئے موسموں کے سوگ میں
کسی خوشی کی تلاش میں بھٹکے ہوئے لگے
سرکار کے شہر سے اٹھتی دھوئیں کی بو
اوراق سوختہ قرآن پاک کی
پکار زخمی سینوں کو چھیدتی رہی
اس برس عید لوگوں نے منا تو لی مگر......

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاکِ وطن کے زیرِلب نوحے
کسی کو سنائی نہ دے سکے
احساس مند سینوں میں بھڑکتے شعلے
دکھائی نہ دے سکے
میرے گلی کوچوں میں موت رقصاں رہی
ابلیسیت نمایاں رہی
مقتولوں، قاتلوں میں باہم عداوت نہیں تھی کوئی
کیوں آگ پھر مسلسل بڑھتی ہی جا رہی تھی

❁❁❁

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکستان کی رام کہانی

ہے خون کی جتنی ارزانی
نہیں اتنا سستا تو پانی

خونِ مسلماں کے دریا
امریکہ کی کارستانی

بھینٹ چڑھی آزادی کے
کتنوں کی انمول جوانی

پاکستان کی رام کہانی
بات نہیں ہے بہت پرانی

آمر ہوں یا جمہورے
ایک سبھی کی دادی نانی

پائی انھوں نے ورثے میں
رشوت خوری بد عنوانی

اسلام کے دونوں دشمن ہیں
راجہ مشرف بی بی رانی

گرد ہے جاری کرسی کے
کھیل ہے سارا شیطانی

یار بنائے ہیں تم نے
ہندو یہودی نصرانی

وطن فروشو بھول گئے
کفر کی فطرت حیوانی

طاغوتوں کے پاؤں پڑے
اللہ رسول کی نہ مانی

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خودکش حملے

گردش ہے تیز موت کے جام وسبو کی کب تک
اے سنگدل رتو! یہ بارش لہو کی کب تک
امن و سکون کا دور عنقا ہوا ہے ایسے
سرکٹ کے گر گیا ہو کسی کا بدن سے جیسے
قیامت کا ہے سماں یہ منظر عجیب ہے
اب زندگی کے بوجھ سے عاجز غریب ہے
انسانیت کا دشمن انسان بنا ہوا ہے
گویا حیواں سے بڑھ کر حیواں بنا ہوا ہے
محفوظ جاں کسی کی نہ عزت نہ مال کوئی
دنیا بنی ہوئی ہے گویا پا تال کوئی
بے درد موسمو یہ باد سموم روکو
جلتے ہیں میرے غنچے کلیاں معصوم روکو

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امت کی بیٹیاں تن برہنہ پکارتی ہیں

پھر چاند مسکرایا جاگے زخم پرانے
پھر مل گئے ہیں آنکھوں کو نئے نئے بہانے
امت کی تار چادر ہے خار زار ہے
چوکس پرانے کرگس ہیں تازہ شکار ہے
ضربیں ہیں سخت اور وجود؟ بیمار ہے
پھر میر جعفروں کی لمبی قطار ہے
ہوئے داستانِ غم میں شامل نئے افسانے
پھر چاند مسکرایا جاگے زخم پرانے

پرچم کی آبرو پھر پامال ہو رہی ہے
سیاست بغیر دیں کے کنگال ہو رہی ہے
فاقے سے قوم ساری بے حال ہو رہی ہے
آٹے کی جو تلاش میں نڈھال ہو رہی ہے
خوشیوں بھری تھیں عیدیں بیتے وہ دن سہانے
پھر چاند مسکرایا جاگے زخم پرانے
پھر مل گئے ہیں آنکھوں کو نئے نئے بہانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے وطن کی دھرتی کو جنگل بنا دیا ہے
انسان دشمنوں کا دنگل بنا دیا ہے
کلمۂ توحید پڑھنا مشکل بنا دیا ہے
لیلائے اقتدار کو ہی منزل بنا دیا ہے
گزرے اسی تماشے میں کئی عہد، زمانے
پھر چاند مسکرایا جاگے زخم پرانے

کتنے گریں گے لاشے ووٹوں کی جنگ میں
کتنے جواں مریں گے جمہوری ترنگ میں
نہ چلو قدم ملا کر شیطان کے سنگ میں
رقصاں نئی نسل کے جو انگ انگ میں
نکلو رہِ قتال میں جنت کے لو خزانے
پھر چاند مسکرایا جاگے زخم پرانے
پھر مل گئے ہیں آنکھوں کو نئے نئے بہانے

امت کی بیٹیاں تن برہنہ پکارتی ہیں
ابلیسیت کی قید میں جیون گزارتی ہیں
زنداں میں سر دیواروں سے اپنے مارتی ہیں
قرآن کی محبت کے صدقے اتارتی ہیں
ہر لمحہ ٹوٹتے ہیں ہیں دھڑکن کے تانے بانے
پھر چاند مسکرایا جاگے زخم پرانے
پھر مل گئے ہیں آنکھوں کو نئے نئے بہانے

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گردابِ غم میں چھوڑ کر کنارے چلے گئے

بسا کر عدم کی دنیا پیارے چلے گئے
جیسے کہ آخر شب ستارے چلے گئے

زخموں کی ایک جھلمل ہے دل کی انجمن میں
آنکھوں کو دے کے اشکوں کے دھارے چلے گئے

ناؤ وجود کی ہے طوفان کی زد میں ہر دم
گردابِ غم میں چھوڑ کر کنارے چلے گئے

تنہائیوں کے شور سے آنے لگا ہے خوف
ہم راز تھے جو سارے کے سارے چلے گئے

روتی ہوئی شمع کے آنسو نہ کوئی پونچھے
قربان کر کے جانیں پیارے چلے گئے

صبح کے انتظار میں ہوئی شام زندگی کی
اٹھ کر شب ہجر کے مارے چلے گئے

خالی ہوئی سکوں سے آغوش زندگی کی
امید کے تھے چند اشارے چلے گئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا بھی یقیں جواب نہ آئے گا کوئی ہرگز
بے اختیار تم کو پکارے چلے گئے

نجانے کہاں رفیق ہمارے چلے گئے
سوچوں کے دور دور دھارے چلے گئے

❀❀❀

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر برس چاند رات سے پوچھا کرے گی ماں

سوچا نہ وقت رخصت کیسے جئے گی ماں؟
فرقت کے غم میں کیسے تڑپا کرے گی ماں؟
تمھارے معصوم بچپن کی یادیں ستائیں گی تو
گھروندے بنا کے ریت کے توڑا کرے گی ماں

تیرے ساتھ مر سکی نہ جاں سے گزر سکی نہ
بسمل رہے گی جب تک زندہ رہے گی ماں
ہمراہ نہ تیرے آیا میرا چاند میرے آنگن
ہر برس چاند رات سے پوچھا کرے گی ماں

تیرے کھلکھلاتے شوخ قہقہوں کی یاد میں
اڑتے ہوئے پرندے گنتی رہے گی ماں
لگائے جو پھول تو نے گھر کی کیاریوں میں
انھیں دیکھ دیکھ کر تو رویا کرے گی ماں

چھائیں گے شام غم میں یادوں کے جب اندھیرے
دیے اپنے آنسوؤں کے جلایا کرے گی ماں
کس نے میرے چمن سے نوچے حسیں گلاب
تنہائیوں میں اکثر سوچا کرے گی ماں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکلا تھا گھر سے

یادوں کے آنگنوں میں یہ کون مسکرایا
گلابوں کی اک مہک نے فضاؤں کو ہے سجایا

ٹکرائی غم کی آندھی یوں وجودِ ناتواں سے
برگِ خزاں رسیدہ تھا پھر سنبھل نہ پایا

میں حوادثِ زمانہ سے لڑ کر کبھی نہ ہاری
لیکن تری جدائی نے یہ کام کر دکھایا

ہر صبح لے کے آئی پیغام دردِ فرقت
ہر شام نے الم کا طوفان اک اٹھایا

ہر شام دھندلکا سا آنکھوں میں اک سمایا
سینے میں دل کو میں نے پھر ڈوبتا سا پایا

تیری آہٹوں کے دھوکے ہیں سماعتوں پر حاوی
جب بھی کسی نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا

اعترافِ جرم کر کے تیرے قاتلوں نے کیونکر
مرے دل میں سوئے درد کو ہے پھر سے آ جگایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیرے بعد یوں دکھوں نے ڈالے یہاں پہ ڈیرے
خوشیوں نے میرے گھر کا پھر راستہ بھلایا

نکلا تھا گھر سے کام ضروری کوئی بتا کر
سو چکا تھا نیند ابدی ساتھ اک ہجوم لایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو آپ ہی اپنے پیاروں کو خون میں نہلائے جاتے ہیں

کیوں دھرتی ماں کی عصمت پر یہ داغ لگائے جاتے ہیں
ہیں کون جو اپنے گلشن کو یوں آگ لگائے جاتے ہیں

یہ میرے گلیوں کوچوں میں جو چور لٹیرے آئے ہیں
یہ کس کی گود میں کھیلے ہیں یہ کن ماؤں کے جائے ہیں

جو آپ ہی اپنے پیاروں کو خون میں نہلائے جاتے ہیں
کیوں دھرتی ماں کی عصمت پر یہ داغ لگائے جاتے ہیں

چادر نہ چار دیواری ہے اک کھیل ظلم کا جاری ہے
یہ نادانوں کی یاری ہے کل جانے کس کی باری ہے

موت کے پنجے ہر جانب اک جال پھیلائے جاتے ہیں
ہیں کون جو اپنے گلشن کو یوں آگ لگائے جاتے ہیں

اک قتل و خون کی ہولی ہے انصاف کی خالی جھولی ہے
مزدور کمانے روٹی نکلا تاک میں اندھی گولی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرعونوں کے پجاری ہیں جو ہم پر چھائے جاتے ہیں
ہیں کون جو اپنے گلشن کو یوں آگ لگائے جاتے ہیں

سفاک رتوں کی بے دردی ڈر، بھوک،غضب کی یہ سردی
یہ تو رکھوالے تھے میرے کلمہ گو قاتل باوردی

کس نے بہکایا ہے ان کو یوں لاشے گرائے جاتے ہیں
ہیں کون جو اپنے گلشن کو یوں آگ لگائے جاتے ہیں

مرے دیس کی اجلی صبحوں میں ظلمت کی سیاہی بڑھتی ہے
گرداب میں جیسے کشتی ہو اور موج طوفانی چڑھتی ہے

ہولناک سے اندیشے ہر دل کو کھائے جاتے ہیں
ہیں کون جو اپنے گلشن کو یوں آگ لگائے جاتے ہیں
کیوں دھرتی ماں کی عصمت پر یہ داغ لگائے جاتے ہیں

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر پھول زخم زخم ہے

آشوبِ زندگی کے تاریک غار میں ہوں
اے داعیٔ اجل میں تیرے انتظار میں ہوں

میں تیز آندھیوں کے خونیں حصار میں ہوں
اے داعیٔ اجل میں تیرے انتظار میں ہوں

میں داغ دل جلا کر سینے میں غم چھپا کر
کانٹوں بھری سراب کی کسی راہ گزر میں ہوں
اے داعیٔ اجل میں تیرے انتظار میں ہوں

ہر آنکھ خون روتی ہے اجڑے ہوئے چمن میں
ہر پھول زخم زخم ہے میں کیسی بہار میں ہوں؟

❀❀❀

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

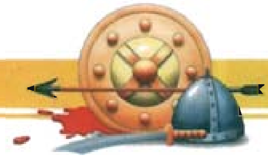

دارالاندلس ®
اسلام کی نشر و اشاعت کا عالمی مرکز
۴ لیک روڈ، چوبرجی، لاہور، پاکستان
Ph: 92-42-7230549 Fax: 92-42-7242639 www.dar-ul-andlus.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ